2a 06

اقبال میر

CH. NAVEED ASGHAR, ER-7

جاری

جناب بلال جامی ، یہ بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ بہت سی چیزیں جو فاضل دوست نہیں کہا کہ ثابت نہیں ہوسکی موجودہ صدر پاکستان پر لیکن بعد میں وہ ان پر ثابت ہوئی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ہم ان کی کاٹی گئی سزا کو سیاسی سزا سمجھتے ہیں یہ سیاسی سزا نہیں ہے کرپشن کی سزا ہے صدر پاکستان وہ اس لیے نہیں ہے کہ سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں انہوں نے کوئی بہت بڑی سزا کاٹی ہے ان پر ایک ایک کیس کرپشن کا کیس تھا ۔ ایک میرے دوست نے کہا ایک بندے پر کراچی کے بارہ بجے گاڑی جلانے کا کراچی میں اور اس کے بعد بہاولپور میں تو میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ تخریب کاری میں کراچی کے جو لوگ ہیں ماشاء اللہ ان کی صلاحیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ بارہ مئی آپ دیکھ چکے ہیں لہذا اس قسم کی جو باتیں ہیں ان کو کرنا مناسب نہیں ہے عوامی نظام کو بہتر کرنا چاہیے اور عوام کے ساتھ اس قسم کا مذاق نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری اس میں ایک چیز یہ تھی کہ ڈولپمنٹ پر وہ رقم خرچ کی جائے۔ جناب سپیکر! سب سے بڑی ڈولپمنٹ یہ ہو گی کہ رقم آپ پہلے وصول کر لیں اور اس کے علاوہ میں یہی کہنا چاہوں گا کہ جب نظام کو بچانا ہوتا ہے یا کسی نظام کو چلانا ہوتا ہے تو انسانوں کی قربانیاں دینی پڑتی ہیں آپ تمام اس وقت کی مہذب قومیں اٹھا کر دیکھ لیں موجودہ دور میں بھی چین کی میں مثالیں دے سکتا ہوں روس کی انہوں نے انقلاب میں پیش پیش رہنے والے افراد پر ثابت ہونے والے غبن اور ان پر ثابت ہونے والے الزامات کے نتیجے میں انہیں سزائے موت دی انہیں پھانسیاں دیں کیونکہ وہ انسانوں کو نہیں

بچانا چاہتے تھے اپنے نظام کو اپنے معاشرے کو بچانا چاہتے تھے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آنے والی نسل کو ایک پیغام دینے کے لیے ہمیں اس پر کڑا احتساب کرنا چاہیے ان لوگوں کا جنھوں نے پاکستان کی دولت کو لوٹا ہے دوسری ایک سب سے بنیادی بات یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ قانون National Reconciliation Ordinance جو ہے وہ ایک آمر نے پیش کیا تھا اور جس طرح چشمے سے پانی پھوٹتا ہے اسی طرح آمر سے ہمیشہ شر پھوٹتا ہے لہذا یہ بات بالکل روز عیاں کی طرح ثابت ہو چکی ہے کہ یہ National Reconciliation Ordinance سب سے پہلی بات آپ آرڈرز دیکھیں یہ جو صدارتی آرڈیننس ہوتے ہیں تین ماہ کی ان کی مدت ہوتی ہے اس کے بعد قومی اسمبلی سے انہیں قانون سازی کے ذریعے منظور کرایا جانا ہوتا ہے تین تین مہینے کی اس کو extension دی جا رہی ہے اور ہمیشہ آپ آرڈیننس کی تاریخ اٹھا کر پاکستان میں دیکھ لیں یہ آمرانہ دور میں آتے ہیں جمہوری دور میں نہیں آتے ہیں لہذا اس کو اسی وجہ سے ریجیکٹ کر دینا چاہیے کہ یہ ایک آمر نے پیش کیا تھا شکریہ۔

جناب سپیکر، محترمہ مدیحہ شاہد صاحبہ

Ms. Madeeha Shahid (YP34-Punjab16): Actually, I want to recall earlier point of order when he was speaking, something was de-tracked. But, I would like to bring a new perspective to this aspect. I am not pro or against the american governmental leader Ms. Condoleezza Rice was a very emergent leader.

Mr. Speaker: NRO is under discussion.

Ms. Madeeha Shahid (YP34-Punjab16): I am on that. Ms.

Condoleezza Rice was actually the one who endorsed NRO. Had it not been for NRO that I think there is a great deal

کہ ہم کیری لوگر بل کو آج endorse نہ کر رہے ہوتے ۔ Another thing is

اگر این آر او کے تو ہم اس کو کیسے کر سکتے ہیں پیسے ہم این آر او کو recover

ریکور کریں گے and as it has been proposed کہ کمیٹی بنانی چاہیے how

are we going to ensure کہ وہ کمیٹی transparent ہے اور این آر او پارٹ

تو شروع نہیں ہو جائے گا ۔ Secondly, since NRO is being made

accountable, I would like to request the House that rupees four trillion that has been actually drained and exhausted by the elite of the country and other Government officials and rupees seven hundred million on account of MNAs and MPAs, that should be trapped as well. Thank you.

جناب سپیکر ،جناب شمس الرحمن علوی صاحب

جناب شمس الرحمان علوی وائی پی 48 ، السلام علیکم۔ سب سے پہلے

میں اپنے بھائی اپوزیشن کے ہیں جن میں he said Karachi having

terrorist activities. I strongly condemn this. I advise not to make statements about regional or ethnic in live speech.

Talking about the NRO, سب نے بات کی ہے I think we would

have a complete analysis and تاریخ کی بھی بات ہوئی opinions بھی

آئی ۔ There is no doubt that this set a bad precedent for the democracy, for the people of Pakistan and NRO, I believe,

be condemned and should not be passed. There should be no
organization or government which allows two separate laws for
one kind of people. جو لاء میرے ایم این اے کے لیے ہے وہ لاء میرے
لیے بھی ہونا چاہیے - I do not want to go into opinion and what I
feel about all the sections in the NRO. We have already
spoken about that. It is wrong and we do not support it. One
section which I would like to highlight is section 4 and 5 which
enthralls MNAs and MPAs from accountability. I am against
this because this is against the spirity of democracy. The fact
that you are standing up for a public position, you are bidding
up your private life and you should be held accountable for all
your actions irrespective if they are right or wrong, we should
always be in a position to speak about this and to defend them
because is your job as an MNA and as an MPA to answer
beck to your speeches. تو ایک بات وہ تھی - Secondly, جو بھی
political activists ہیں جنہوں نے اس این آر او سے benefit لیا ہے
that list should definitely be made public and we now have an
independent judiciary. We have judges that are free and we
have space in the system. I also support a commission or a
special tribunal to be set up which decides that what should be
done with all money that has been misused in this period.

Thank you.

جناب سپیکر ، محترمہ گل اندام اورکزئی

محترمہ گل اندام اورکزئی وائی پی 10 ، Repetition ہو جائے گی if I say all I wanted to say میں نے صرف مختصر سا کہنا ہے that democracy cannot be established on the crutches of such ordinances. Democracy is not handicapped. If we really want to make this democratic system effective, we need to be accountable for our actions and we need to be OK with people questioning us. I do not also want to criticise the setting up of a Committee. But, what if some assets outside the jurisdiction of Pakistan. How do we recall those assets to within our country and yet again how do we ensure that the Committee is going to be transparent again. Accountability yes, all for it, but I think we need to give more attention to how the Committee should be set up and how it should go about its implementation process. Thank you.

جناب سپیکر ، محترمہ نور بخت گھمن صاحبہ

محترمہ نور بخت گھمن (وائی پی 28) ، السلام علیکم ۔ I condemn NRO. It is a fundamentally discriminatory law. When I say fundamentally discriminatory, then not only I but every citizen of this country should condemn it. میں وضاحت کرنا چاہوں گی

ریزولوشن کے ایک بہت اہم حصے پر کہ How should we gain the money and then spend it. لیکن اس سے پہلے میں ذرا ایک جواب دینا چاہوں گی میرے معزز بھائی نے اپوزیشن میں سے پہلے کہا کہ اگر این آر او نہ ہوتا تو نہ جمہوریت آتی نہ politicians جو یہاں پر اب لیڈرز ہیں آتے ہیں میں ان کو ایک بات کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ ڈیمو کریسی کبھی این آر او کی اس میں نہیں رہی کیونکہ پاکستان میں ہم لوگوں کا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لیکر کے فقیر ہیں ۔ We do not have party democracy. ایک بندہ اگر پارٹی لیڈر ہے دس سال وہی رہے گا ۔ ان کو میں بتانا چاہوں گی نیلسن مینڈیلا

He is a noble prize holder. After a solitary confinement

انہوں نے خود refuse کیا تھا to be the leader of his country. اگر ہم ان کی بات کرتے ہیں then he say اگر این آر او نہ ہوتا تو ڈیموکریسی نہ ہوتی میرے خیال میں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ وہ ڈیموکریسی کے بالکل against ہے ۔ اور ایک اور بات بھی میرے ایک معزز بھائی ہیں انہوں نے کہا کہ آپ values کو پہلے اپنی کریں پھر ہمیں law making کرنی چاہیے تو میں بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ law making basically values کو ہی دیکھنے کے لیے اس کو regulate کرنے کے لیے ہوتی ہے آپ values کی بات کرتے ہیں اس کے فوراً بعد انہوں نے ایک سٹیٹمنٹ دی کہ جو ایک صوبائی تعصب کو بڑھاتی ہے سٹیٹمنٹ میں پر زیادہ نہیں جاؤں گی کیونکہ پہلے ہی اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اب میں ذرا وضاحت کرنا چاہوں گی کہ جو ہمارا ریزولوشن تھا کہ how to gain it and spend it. In order to gain money ہمیں ایک ادارے کی ضرورت ہے پہلے یہ ادارہ نیب تھا لیکن سپریم کورٹ کی verdict کے بعد کافی جو

،

38 laws میں سے نیب بھی جو ایک لاء کے تحت بنا تھا اس کو demolish کیا جا رہا ہے یا ہو گا جو بھی ہو گا تو ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ نیب کی جگہ کون سا ادارہ آئے گا ۔ جو ادارہ ہمارے پاس ہے وہ Public Office Holders Accountability, 2009 جو ہمارے سامنے موجود ہے جو ابھی پاس نہیں ہوا اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ میں یہ چاہوں گی کہ ہاؤس میں اس پر غور کیا جائے اس کی کلازز کے اوپر کیونکہ اس کے اندر کافی flaws ہیں ۔ ہمیں ان flaws کے اوپر غور کرنا چاہیے تا کہ ہم ایک ایسا سسٹم لائیں جس سے واقع ہی پیسہ واپس آئے اور ان لوگوں سے آئے جنھوں نے پیسہ کھایا ہے نہ کہ ان لوگوں سے جن کا اتنا قصور بھی نہیں ہے ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر ، محترمہ نبیہ محی الدین صاحبہ

Ms. Nabeeha Mohyuddin (YP12-NWFP-01): I basically like to address three issues right now. It is a pretty much established fact that the House believe that the NRO should be condemned. NRO does not reconcile the entire country. It just reconcile parties and their specific issues. It does not reconcile all-sore issues of the common man, which still exist. According to the law, there is no redemption. There is an open gateway for all criminals not only the crimes that have been committed in the past, but the crimes that could be committed in the future as well.

آپ ان کو بھی ایک کھلا وہ دے رہے ہو کہ آ کر آپ کرو کچھ بھی نہیں ہونے

والا جو آپ کی بڑی پوزیشن پر ہیں ۔ The second point that I would like to address کہ ہماری ریزولوشن میں یہی state ہوا تھا کہ پیسہ واپس لایا جائے اور ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹرز پر کیا جائے اور اس کو ضرور stress کرنا چاہیے تا کہ everybody has said that a transparent committee should be made جس کی transparency بنے جو پورے سٹیزنز کو پتہ ہو کہ کیا ہو رہا ہے اس کی ورکنگ کیا ہیں سب کچھ کھول کر پیسہ واپس آ جائے اور پھر اس کو specifically ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر میں انویسٹ کیا جائے because that ایک تو short term policy یہ ہو گئی کہ ہم ایک کمیٹی بنائیں اور long term policy ہماری یہ ہو گئی کہ ہم اس کو ہیلتھ یا ایجوکیشن سیکٹرز میں کریں کیونکہ وہ ہمارے اور بھی problems کو solve کرے گا جیسے poverty ہو گئی ابھی ہمارے extremism ہے یہ صرف اسی وجہ سے ہیں کہ ہماری قوم ایجوکیٹڈ نہیں ہے ۔ And the third point I would like to bring to the House right now is that کہ ایک جو پرسن ہے اس کو آپ innocent قرار دیتے ہیں ایک legislature کے ذریعے آپ ایک لاء پاس کر رہے ہو جو آپ کہتے ہوں کہ this person is not a guilty of a particular crime. First, in the Constitution, it is clearly stated that a person cannot declared guilty of a particular offence. یہ ایک چیز Constitution میں written ہے اور پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ Constitution ہی Legislature ہی ایک لاء پاس کر رہی ہے جو کہتے ہیں نہیں نہیں the person is innocent. When the Constitution and the Legislature is not in power to declare a person innocent.

That is the power of the judiciary and not the legislature.

آپ lines draw کریں آپ particularly اپنی جو پاورز ہیں اپنا جو فوکس ہے اس کو علیحدہ separate رکھوں۔ That is all. Thank you.

جناب سپیکر : جناب لہراسپ حیات صاحب

Mr . Lehrasip Hayat (YP-23-Punjab05): National Reconciliation Ordinance

کے pros and cons پر بات ہوتی رہی اور بنیادی مسئلہ یہی اٹھایا گیا کہ یہ rule of law basic constitutional ایک limp ہے اس پر یہ attack ہے National Reconciliation Ordinance یہی argue کیا گیا اور مختلف angles سے argue کیا گیا کہ یہ rule of law کے against ہے۔ پھر اس پر کچھ تجاویز بھی آئیں تجاویز یہ آئیں کہ ایک Constitutional یا Judicial Commission بنانا چاہیے تو پہلی بات یہ ہے کہ پہلی چیز rule of law clear ہونا چاہیے کہ سب کے لیے ایک کورٹس ہوتی ہیں اور سب کے لیے جو علیحدہ کمیشن کا بننا itself rule of law کی violation ہے علیحدہ کمیشن بننا چاہے وہ constitutional چاہے وہ judicial بنا رہے ہیں اس کی جو روح ہے اس پر آپ special consideration کچھ لوگوں کو دے رہے ہیں ایک جو ایجنڈہ ہے National Reconciliation کا اگرآپ اس کو revise کرنے کے لیے بھی جوڈیشری کو کہہ رہے ہیں تو اس کے لیے سپیشل کمیٹی یا سپیشل کمیشن بنایا جائے تو constitutionally وہ rule of law کے itslef تھوڑا contradictory چیز جاتی ہے کہ کورٹ سب کے لیے وہ ہیں اگر سپریم کورٹ کو فیصلہ کرنی ہے اس کی قسمت تو اس کو سپیشل کمیٹی بنانے کی

ضرورت نہیں ہے وہ enhanced bench ہو سکتا ہے وہ بڑا ایک بنچ بن سکتا ہے
اس پر ایک کمیشن وہ rule of law کے against ہو گا جو ہماری ruling
party اس کو proposed کر رہی ہے تو rule of law پر بات یہ ہو گئی ۔
دوسرا یہ کہ ہم ادھر سیکھنے آئے ہیں کہ جو پروسیجر ہوتے ہیں legislation کے
legislation کیسے ہوتی ہے اور legislation کیسے پاس ہوتی ہے کیسے
effective ہوتی ہے۔ تو میں پہلے یہ بات کروں گا کہ اگر یہ لاء کی form میں
سامنے آ جاتا ہے NRO اور پارلیمنٹ سے approve ہو کر بھی آ جاتا ہے تو
Constitution میں یہ ہے کہ جو constitutional fundamentals ہیں اگر
یہ اس کے against بھی ہے لاء پاس ہو کر بھی آ جاتا ہے اس کے بعد
judicial review کے under سپریم کورٹ کو یہ پاور ہے کہ وہ اس کو دوبارہ
ریویو کر سکتی ہے اور دوبارہ وہ کیسز واپس آ سکتے ہیں ٹھیک ہے supremacy of
Parliament ہے لیکن وہاں separation of power بھی ہے وہاں
checks and balances بھی ہیں تو یہ کچھ پوائنٹس تھی ایک تو
rule of law پر دوسرا یہ separation of power پر جو constitutionally
موجود ہیں دوسرا یہ جو judicial review کی بات ہوئی کہ judicial review
اگر یہ پارلیمنٹ پاس کرتی بھی ہے تو اس کے باوجود judicial review کے
اندر سپریم کورٹ اسے دوبارہ null and void declare کر سکتی ہے کیونکہ
fundamental principles کے against ہے۔ اگر rule of law کے
against ہے اور equality کے against ہے وہ fundamental rule ہے
constitution کا تو اس کے ذریعے جو سپریم کورٹ پارلیمنٹ کی approval
کے باوجود اس لاء کو null and void کر سکتی ہے۔ اور وہ دوبارہ پھر ایشو زیرو پر

کھڑا ہے وہ پھر NRO جو لاء بنے گا یا نہیں بنے گا وہ اڑ جائے گا تو یہ دو پوائنٹس تھے rule of law جو کمیشن سپیشل کمیشن ڈکلیئر کر رہے ہیں اور special consideration آپ خود اس کو دے رہے ہیں جو rule of law کے itself against ہے یہی basic دو پوائنٹس تھے separation of power, rule of law اور judicial review یہ کلیئر کرنا چاہتا تھا۔ Thank you.

جناب سپیکر : جناب محمد عادل صاحب

جناب محمد عادل وائی پی 37 ، محترم سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ جرم فلاں نے کیا ہے مگر بات یہ ہے کہ مجموعی طور پر اگر انٹرنیشنل سطح پر دیکھا جائے تو وہ جرم پاکستان نے کیا ہے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسے پہلے بات ہوئی کرائم کے حوالے سے سندھ کو ہائی لائٹ کیا گیا اس کو میں اس پر احتجاج کرتاہوں اور یہ چیز کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ این آر او گزارش یہ ہے کہ اس کو غلط کہنے کے لیے مذمت کرنے کے علاوہ ایسے الفاظ ہونے چاہیے جو شاید ابھی تخلیق نہیں ہو سکے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس این آر او کے ذریعے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم مانتے کس کو ہیں جس کو ہم مانتے ہیں اس نے ہمیں آزاد پیدا کیا۔ آزاد کیا جو کرنا ہے اس کا آخرت میں حساب ہو گا اور یہ ملنے والا اقتدار یہ میری امانت ہے۔ جب یہ بات ہوئی کہ ہم مانتے کس کو ہیں جس کا کہنا جس کا ارشاد کہ اگر میری بیٹی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ اب اس این آر او کے ذریعے ہم کس کو تحفظ دے رہے ہیں پھر ہم مانتے کس کو ہیں پیروی کس کی کرتے ہیں جس نے اپنے اقتدار میں یہ کہا کہ اگر کتا بھی مر گیا تو اس کی بھی میرے سے پوچھ گچھ ہو گی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بنیادی حق کس

کا کہ اس نے زندہ رہنا ہے بنیادی حق کس کا کہ اس کو روٹی ملنی ہے بنیادی حق کس کا کہ اس کو انصاف ملنا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ کہ جب ہم بات کرتے ہیں ماضی کی کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس تو کیا یہ این آر او جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون نافذ کرنے نہیں جا رہا۔ کہنے کا مقصد یہ کہ جناب والا' کہنے کا مقصد یہ کہ جب ہم بات کرتے ہیں الزام تراشی کی تو جب ہم بات کرتے ہیں ویسٹ کی تو اگرکسی پر الزام لگتاہے تو یہ اپنے الزام کو ثابت کرنے کے لیے بڑے سے بڑے عہدے کی بھی قربانی دے دیا کرتا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ کہ جب اداروں نے فیصلےکرنے ہیں تو اداروں نے یہ نہیں دیکھنا کہ مصلحت کیا ہے اداروں نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم بطور انسان کیا کر رہے ہیں اگر ہم چند لوگوں کو تحفظ دیتے ہیں ان سے لوٹا ہوا پیسہ نہیں لیتے ہیں ان کی ایسی کرپشن جو بیشک کہنے کا مقصد یہ کہ اگر ہم اس کو یہ ایک لمحے کے لیے سمجھ لیں کہ ان پر الزام لگا ہے تو اس الزام کو ثابت کرنا بھی ان کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ کہنے کا مقصد یہ کہ یہ ذمہ داری انہوں نے پوری کرنی ہے اس ادارے کے آگے کہ جس کا کوئی انٹرسٹ کسی صورت میں فیصلہ سازی میں نہیں ہے۔ کہنے کا مقصد یہ کہ این آر او کو ریجیکٹ کرتے ہوئے یہ میں گزارش کروں گا یہ مطالبہ کروں گا سب سے پہلے ان لوگوں کا کہ جن کے حق کی پامالی ہوئی ہے کہ وہ پرامن احتجاج کا راستہ اختیار کریں پھر میں ان لوگوں سے گزارش کروں گا ان لوگوں سے یہ اپیل کروں گا کہ جن کو عوام نے اپنی نمائندگی کے لیے منتخب کیا کہ اگر ان کے پاس معاملہ آتا ہے این آر او کا تو اس کو ریجیکٹ کریں پھر میری گزارش ہو گی چیف جسٹس پاکستان سے کہ یوتھ پارلیمنٹ یہ آپ کو یقین دلاتی ہے کہ اگر آپ مصلحت سے ہٹ کر فیصلہ دیتے ہیں کہ یہ بنیادی حقوق کو پامال کرنے کا اقدام ہوا ہے اور اس کو ریجیکٹ

کرتے ہیں تو انشاء اللہ پانچ کروڑ یوتھ کی یہ نمائندہ پارلیمنٹ آپ کے ساتھ کھڑی ہے اور انشاء اللہ آپ کے ساتھ پرزور مہم چلائے گی اور آپ کو انشاء اللہ ہم مصلحت کے تحت ہونے والے ممکنہ نقصان سے بچانے کے لیے آپ اپنا کردار ادا کریں باقی کرتا وہ ہے جو اللہ کرتا ہے اور اللہ جو کرتا ہے بہت بہتر کرتا ہے شکریہ۔

جناب سپیکر : رانا عامر فاروق صاحب

رانا عامر فاروق وائی پی 08 : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، Rana Amaar Faaruq from Islamabad Capital Territory 01.

جناب سپیکر ! جو مقدمہ پیش کرنے جا رہا ہوں اس کا تعلق این آر او کے pros and cons سے نہیں ہے بلکہ اس کی legality اور اس کی constitutional حیثیت سے ہے ۔ سپریم کورٹ اگر چاہتی تو وہ یہ فیصلہ دے سکتی تھی کہ این آر او کو constitutionally challenge کیا گیا ہے وہ subjudice معاملہ ہے ۔ Legislature اس کے فیصلہ آنے تک اس کے بارے میں بات نہیں کر سکتی ۔ مگر سپریم کورٹ نے جمہوری اداروں کو پروقار رکھنے کے لیے ان کی حیثیت کو جانتے کے لیے ان کو چار مہینے کی مہلت دی کہ وہ اس کو ایکٹ کی صورت دے دیں۔ میں مقدمہ اس معزز ایوان کے سامنے یہ پیش کرنے جا رہا ہوں کہ اس میعاد کے ملنے کے باوجود این آر او کو ایکٹ کی صورت دینا پارلیمنٹ کی بالادست سے ماورا ہے۔ اور میرے کیس کے نکات یہ ہے۔ این آر او جو ایگزیکٹو نے پیش کیا تھا جوڈیشری کے معاملات میں قدغن لگا رہا تھا ۔ یہ balance of powers کے خلاف جاتا ہے۔ بھائی نے پہلے balance of powers, judicial review, transparency, accountability and intervention کی بات کی ۔ میں بات کروں گا کہ اگر پارلیمان اس کو ایکٹ کی صورت میں پاس کر بھی دے تو اس

کا کیا انجام ہو گا۔ جناب والا! قانونی طور پر Article 25 of the Constitution کہتا ہے کہ equality before the law ایک fundamental freedoms میں سے ایک freedom ہے۔ اس صورت میں ایسا کوئی قانون بن ہی نہیں سکتا جو ایک خاص فرقے یا ایک خاص عہدیدار کو قانون سے ماورا ہونے کا مجاز قرار دے۔ ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر سپریم کورٹ یہ فیصلہ دے دیتی ہے کہ واقعتاً این آر او یا اگر این آر اے بن جاتاہے ایک کی صورت میں unconstitutional ہے تو ایسے فیصلے کا effect یہ ہوتا ہے کہ وہ void ab initio ہوتا ہے یعنی جس دن وہ تخلیق کیا گیا تھا وہ اس دن سے ہی unconstitutional ہے اور اس کا effect کبھی بصورت قانون تھا ہی نہیں اس سے رزلٹ یہ ہو گا کہ جتنے کیس معاف کرائے گئے ہیں ان کو جب معاف کرایا گیا تو ان کی وہ معاف کرائے جانے والی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ سوچنے والوں نے ایسی چال سوچی کہ سول کیسز جب ایک دفعہ معاف کرادیے جاتے ہیں تو اس کو اٹھا بھی وہی سکتاہے جس نے کیس کیے ہوں۔ اب جناب والا! کیس کیے ہیں حکومت پاکستان نے اور ان کے سب سے بڑے beneficiaries وہ خود ہیں جو حکومت پاکستان میں بیٹھے ہیں اب شرمناک بات یہ ہے کہ جس نے کیس کرنا ہے وہی وہ ہے جو اپنے خود پر کیس کر رہا ہے بصد احترام جب مشہور ترین ڈیفالٹر constitutionally exempt اور highest throne پر بیٹھا ہو تو یہ نیچے کی عوام کو کوئی خوش آئند سگنل نہیں بھیجتا۔ اپیل میری صرف اور صرف یہ ہے کہ چاہے سپریم کورٹ میری نظر میں اس کو void ab initio قرار دے ہی گی جیسے بہت سے اراکین کہہ چکے ہیں کہ ٹرانسپیرنسی کے خلاف ہے judicial review کے قوانین کے خلاف ہے۔ rule of law کو برقرار نہیں کر رہا آرٹیکل پچیس کی

کا کیا انجام ہو گا۔ جناب والا! قانونی طور پر Article 25 of the Constitution کہتا ہے کہ equality before the law ایک fundamental freedoms میں سے ایک freedom ہے۔ اس صورت میں ایسا کوئی قانون بن ہی نہیں سکتا جو ایک خاص فرقے یا ایک خاص عہدیدار کو قانون سے ماورا ہونے کا مجاز قرار دے۔ ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر سپریم کورٹ یہ فیصلہ دے دیتی ہے کہ واقعتاً این آر او یا اگر این آر اے بن جاتا ہے ایک کی صورت میں unconstitutional ہے تو ایسے فیصلے کا effect یہ ہوتا ہے کہ وہ void ab initio ہوتا ہے یعنی جس دن وہ تخلیق کیا گیا تھا وہ اس دن سے ہی unconstitutional ہے اور اس کا effect کبھی بصورت قانون تھا ہی نہیں اس سے رزلٹ یہ ہو گا کہ جتنے کیس معاف کرائے گئے ہیں ان کو جب معاف کرایا گیا تو ان کی وہ معاف کرائے جانے والی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ سوچنے والوں نے ایسی چال سوچی کہ سول کیسز جب ایک دفعہ معاف کرادیے جاتے ہیں تو اس کو اٹھا بھی وہی سکتا ہے جس نے کیس کیے ہوں۔ اب جناب والا! کیس کیے ہیں حکومت پاکستان نے اور ان کے سب سے بڑے beneficiaries وہ خود ہیں جو حکومت پاکستان میں بیٹھے ہیں اب شرمناک بات یہ ہے کہ جس نے کیس کرنا ہے وہی وہ ہے جو اپنے خود پر کیس کر رہا ہے بصد احترام جب مشہور ترین ڈیفالٹر constitutionally exempt اور highest throne پر بیٹھا ہو تو یہ نیچے کی عوام کو کوئی خوش آئند سگنل نہیں بھیجتا۔ اپیل میری صرف اور صرف یہ ہے کہ چاہے سپریم کورٹ میری نظر میں اس کو void ab initio قرار دے ہی گی جیسے بہت سے اراکین کہہ چکے ہیں کہ ٹرانسپیرنسی کے خلاف ہے judicial review کے قوانین کے خلاف ہے۔ rule of law کو برقرار نہیں کر رہا آرٹیکل پچیس کی

not be for a specific time. Some of the Members over here said that the time period should be till 2007. However, the Constitution of Pakistan is for all the people of Pakistan for all the times to come. Therefore, if a law has to be made, it should not cater to a specific group of people and the crimes that they committed in a specific period of time. Secondly, I would like to mention here that if NRO is passed, first of all it undermines the efforts of NAB which it did in the past eight years from 1999 to 2007. And not only is the money that cannot be recovered due to NRO would not be available for development. Moreover, even the money that was spent as expenditure on NAB which could have been spent on development of Pakistan otherwise would be unavailable. Thirdly, I would like to mention a point over here that surprisingly was that even before NRO, the Prosecutor General has authority to withdraw any case. However, it can only be withdrawn with the approval of the concerned court. This safeguard is not available in the case of NRO. Fouthly, I would like to point out that some people might have argued that this is happened before as well when employees were reinstated. However, thee is a difference between the reinstatement of jobs and withdrawal of criminal

cases . And last point that I would like to mention that I agree with Ms . Gul Andaam Orakzai that if a Commission is to be setup to review the NRO , we should discuss how it could be made impartial? Thank you.

جناب سپیکر ، محترمہ عائشہ بلال

Aslam-o-Alakam. I am ، 27 محترمہ عائشہ بلال بھٹی وائی پی

Ayesha Bilal Bhatti from YP-27-Punjab09. Well Mr. Speaker

سب سے پہلے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہاں پر ہماری یوتھ کسی بھی party affiliation یا کسی بھی سپیشل کے under نہیں بلکہ اپنی opinion express کر رہی ہے۔ یہاں پر اگر ہم ڈیموکرسی کی بات کرتے ہیں تو democratically یہاں پر این آر او condemn ہو چکا ہے اور این آر او کو اگر ہم دیکھتے ہیں تو اپوزیشن سے ایک پوائنٹ اٹھایا گیا تھا کہ ڈیموکریسی کی base بنا ہے اگر یہ ڈیموکریسی کی base بنا ہے تو یہ کیسی base بنا ہے جو جو ڈیمکریسی کی عمارت کو تعمیر نہیں ہونے دے رہا ۔ اس لیے ہی اس کی base نہیں بنا ہے بلکہ یہ ڈیموکریسی کو آگے stress کر رہا ہے ہمیں اس چیز کا خیال کرنا چاہیے ۔ Secondly, جیسے ہمارے قومی اسمبلی کے راہنما ہیں شوکت عزیز صاحب انہوں نے میڈیا میں ایک سٹیمنٹ دی تھی کہ این آر او ہمارے ملک کی تاریخ میں tolerance کی ایک بہترین مثال ہے میں کہوں گی کہ یہ tolerance کی نہیں بلکہ ignorance کی بہترین مثال ہے یہ tolerate نہیں کیا جا رہا ہے اس طرح ہم فیکٹس کو ان چیزوں کو ignore نہیں کر سکتے ہیں first of all. And secondly, in short, باقی سب کچھ ڈسکس ہو چکا ہے I strongly

condemn this ان سب لوگوں کے ساتھ ہوں جو چاہتے ہیں کہ این آر او کو لاء نہ بنایا جائے بلکہ legally سب کے لیے rule equal ہونے چاہیے۔

جناب سپیکر ، خطاب اورکزئی صاحب

Mr. Khitab Gul (YP05-FATA01): Mr. Speaker! as you know that we all are representing Pakistan as an organization and all we know that we all 48 Members are representing at the same time our specific constituency and geographic and ethnic backgroud. So, I would like to suggest that we should avoid pointing out any ethnic or geographic background because it is a serious business to participate in such a platform. I think we all should avoid to disheart or to point out someone on the lines of ethnic and geographic location.

جناب سپیکر ،اب آپ کیا suggest کر رہے ہیں are you going to make a Committee? باتیں تو ہو گئی ہیں۔ اس میں کیا ایڈ کریں گے اس ریزولوشن میں کچھ ایڈ کریں گے۔

خطاب اورکزئی صاحب : یہ ٹھیک ہے۔ کمیشن بنا دیں۔

Mr. Speaker: You suggest commission, OK, that as amendment moved. You accept the amendment, OK. This House is of the opinion that National Reconciliation Ordinance (NRO) should be condemned and calls upon the Government of Pakistan to set up a Commission to spend the money gained by

NRO beneficiaries through the act on developmental works. I put it to the House. Those in favour of it may say "Ayes". Those against it may say "No". I think the "Ayes" have it and the Resolution is passed. Bilal Jamae Sahib.

جناب بلال جامی ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، Bilal Jamae (YP44-Sindh07). Respective Speaker! This House is of the opinion that elections should take place for Student Unions both at Government and Private Institutions all over Pakistan as the Government of Pakistan has announced the revival of the Students Unions from March 2008".

جناب سپیکر! طلبہ یونین جس کو سٹوڈنٹ یونین طلبہ انجمن بھی کہتے ہیں سٹوڈنٹ یونین پر پچیس سال قبل 31جنوری 1984 میں پابندی لگائی گئی اور یہ فیصلہ بھی ایک آمر ہی کا تھا ۔ جناب سپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچیس سال تک طلبہ یونین پر پابندی رہی 1984ء سے لے کر 2008ء تک اور میں نئے منتخب وزیر اعظم جناب سید یوسف رضا گیلانی نے ایوان سے منتخب ہونے کے بعد جو پہلی تقریر کی اس میں طلبہ یونین کی بحالی کا اعلان کیا جسے آج تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے مگر تاحال طلبہ یونین کے انتخابات کا انعقاد نہیں کیا گیا نہ سرکاری نہ غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں ، جناب سپیکر! طلبہ یونین کی تعریف ایوان میں موجود تمام اراکین بخوبی جانتے ہیں اس لیے اس میں زیادہ تفصیل دینے کی ضرورت نہیں ہے مگر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ پچیس سال تک طالب علموں نے جدوجہد کی طلبہ یونین کی بحالی کے لیے ، سڑکوں پر لاٹھیاں کھائی جیلیں سہی

rustications بہت چیزیں ہوئی اور آخر کا موجودہ حکومت نے اپنے منشور میں جو ہماری موجودہ حکومت ہے ان کے منشور میں شامل تھا کہ اگر ہم جیت گئے تو طلبہ یونین بحال کریں گے اور ہو گئی ۔ لیکن اس کے انتخابات نہیں کرائے ایک تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی رٹ جو ہے وہ کیوں نہیں نیچے تک ہو رہی یا رٹ قائم کیوں نہیں ہے کہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن Higher Education Commission کی چھتری تلے ہمارے چودہ وائس چانسلر یعنی شیخ الجامعات نے طلبہ یونین کے انتخابات کرانے سے انکار کر دیا ۔ جناب میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ طلبہ یونین کے انتخابات نہ کرانے میں ہمارے وائس چانسلرز یا اساتذہ اس لیے بنیادی طور پر دلچسپی نہیں لے رہے اس لیے نہیں کہ اس سے ہماری قومی کوئی نقصان پہنچے گا کوئی تعلیمی اداروں میں امن و امان کے حوالے مشکلات پیش آئیں گی دراصل میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کے اپنے مفادات اس سے متاثر ہوں گے اور اس کے لیے میں ایک مثال دینا چاہوں گا جناب سپیکر کہ جب کوئی ادارہ ہوتا ہے یا کوئی فرم ہوتی ہے اس میں چھ فریقین ہوا کرتے ہیں جن کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں بہرحال ادارہ انہوں نے ہی چلانا ہوتا ہے تو اسی طرح تعلیمی ادارے جو ہوتے ہیں ان میں بھی تین فریقین ہیں نمبر ایک اساتذہ نمبر دو نصاب نمبر تین طالب علم ۔ تو طالب علم جو ہیں وہ کسی بھی درسگاہ کا کسی بھی تعلیمی ادارے کا کسی بھی جامعہ کا ایک مضبوط فریق ہیں او رتمام قوانین کا اطلاق بنیادی طور پر طالب علم پر ہی ہوتا ہے اور اساتذہ جو ہیں وہ کبھی بھی طلبہ یونین کو اس لیے بحال نہیں ہونے دیں گے کہ ان کے مفادات براہ راست اس لیے متاثر ہوتے ہیں کہ طالب علم کی جو یونین بنے گی طالب علم کی جو انجمن بنے گی وہ accountability کس کی کرے گی نصاب کی اساتذہ کی ان کی تمام

چیزوں کی accountability کریں گے سٹوڈنٹس لہذا اساتذہ کی رائے تو بالکل
اس میں شامل ہی نہیں کرنا چاہیے انہوں نے پچیس سال تک بحال نہیں ہونے دی
ان کا اس چیز سے تعلق نہیں ہے دوسری بات ہے جناب سپیکر! ہمارے ملک میں
نائیوں کی اور موچیوں کی بھی یونین ہیں ایسے میں اگر طالب علم جو کہ سو فیصد
شرح خواندگی رکھنے والا طبقہ ہے یعنی کہ طالب علم ہماری جامعات کے اندر ' ہمارے
ہاں ملک کی شرح خواندگی کی جو ہم شرح نکالتے ہیں کہ جس کو اپنا نام پڑھنا آتا
ہے لکھنا آتا ہے حالانکہ بین الاقوامی طور پر اس کی بھی وہ ہے کہ جو خط لکھ سکے او
رپڑھ سکے لیکن ہمارے ہاں نام سے اس کا آغاز ہے ۔ ایسے میں اگر تعلیمی ادارے
درسگاہ کے جامعات لیول کے لوگ جو کم از کم میٹرک انٹر تو ہوتے ہیں ان کو آپ
اس قسم کے جمہوری حق سے محروم رکھیں گے یہ انتہائی ناانصافی اور زیادتی ہو
گی ۔ تیسری بات یہ ہے کہ پچیس سال سے اس پر پابندی لگنے سے جناب سپیکر!
ہماری ایک نسل کی تربیت ضائع ہو گئی ہے ایک نسل کی تربیت ضائع ہو گئی
ہمارے ملک میں سیاسی بحران پیدا ہو گیا قیادت کا فقدان ہے قومی سطح کی قیادت
نہیں ہے اور پچیس سال پہلے جو لیڈر نمائندے جو سیاستدان طلبہ یونین نے دیے ان
کے نام آپ بہت اچھی طرح جانتے ہیں بہت بڑے بڑے نام ہیں خود ہماری
محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ خود طلبہ انجمن کی صدر رہی اور بیرون ملک رہی اس کے
علاوہ شیخ رشید اور ایسے ہیں جو بڑے اعلی پائے کے سیاستدان ہیں اور اسی پلیٹ فارم
سے چلے ہیں لہذا میں کہنا چاہتا ہوں وزیر اعظم پاکستان سے ہمارا یہ ایوان مشترکہ
طور پر اس بات کا مطالبہ کرے کہ آپ اپنی رٹ کو ثابت کرتے ہوئے فی الفور
انتخابات کا اعلان کریں اور اس میں یہ تفریق بھی نہیں ہونی چاہیے کہ سرکاری
اداروں میں ہو رہے ہیں اور غیر سرکاری اداروں میں نہیں ہو رہے یہ ہر تعلیمی

ادارے میں کیونکہ ہمارے ہاں موجودہ وقت میں تعلیم دو حصوں میں بٹ چکی ہے ہمارے ہاں تعلیمی میدان میں بہت سے تفریق آ چکی ہے لہذا اس کا انعقاد ہر سطح پر ہونا چاہیے ۔ ہاں اس میں آپ یہ کر لیں کہ پہلی سطح پر آپ صرف جامعات لیول پر اس کا کریں بالکل گراس روٹ پر نہ ابھی لے کر جائیں جامعات کی سطح پر آپ اس کا ایک تجربہ کر لیں میں یہ سمجھتا ہوں دوسری بات یہ ہے کہ اس کے انعقاد سے دو سال قبل اس جب بھی اس کا انعقاد کیا جائے ایک سال قبل یا چھ سال قبل تمام تعلیمی اداروں میں موجود رینجرز جو ہیں ان کو خارج کیا جائے کیونکہ جناب سپیکر! ان کے مفادات بھی اس میں ٹکراتے ہیں ان کو بہت سے benefits مل رہے ہیں تعلیمی اداروں کے اندر سندھ کے بہت سے تعلیمی اداروں کا میں نے عمل مشاہدہ کیا ہے وہاں بہت سی موجودہیں ہمارے سارے جو ہوسٹلز ہیں انہی کے استعمال میں ہیں لہذا یہ جو ہماری رینجرز ہیں یا ہمارے جو امن و یہیہ جو ہماری رینجرز ہیں یا ہمارے جو امن و امان قائم کرنے کے ادارے ہیں فورسز ہیں ان کو بھی بیدخل کیا جائے کیونکہ آدھی تخریب کاری یہی پھیلاتے ہیں تا کہ ان کا وجود سلامت رہے تعلیمی اداروں کے اندر ' دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! کہ طلبہ یونین جو ہیں یہ تحمل سکھاتی ہیں شرافت سکھاتی ہے انسان کو بات کرنے کا طریقہ مثلاً ایک طالب علم جس نے بہت سے طالب علموں سے ووٹ لینا ہوتا ہے اس کے اندر بہت سی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ایک ایک کے پاس جاتا ہے اس کی اناء بالکل ہو جاتی ہے وہ سب کے پاس جا کر اچھے طریقے سے بات کرتا ہے لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ فی الفور طلبہ یونین کے انتخابات ہونے چاہیے پورے پاکستان میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ۔

Mr . Speaker: Your co-sponsor Syed Manzoor Shah Sahib

(YP04-Balochistan03).

سید منظور شاہ ۔میرے ایک دوست نے سٹوڈنٹ یونین کے انتخابات پر سیر حاصل بحث کی میرا بھی یہی مطالبہ ہے کہ 29 مارچ 2008 کو وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے یہ اناؤنس کیا کہ ہم سٹوڈنٹ یونین کو بحال کریں گے اور انتخابات کرائیں گے مگر فی الفور اس پر کوئی ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے جناب سپیکر! اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا ۔ جس طرح ہمارے دوست نے کافی تفصیلاً facts and figure بیان کی کہ چوبیس یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز نے اس سے انکار کر دیا اور یہ وجہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہاں یونیورسٹیوں میں violence زیادہ ہو رہا ہے اور پورے ملک میں سیکورٹی کا نظام ویسے بھی بدتر ہے اور اگر جب ہم یہ کرائیں گے۔ اگر دیکھا جائے کہ سیکورٹی کا نظام کیوں خراب ہے سیکورٹی کا نظام صرف اور صرف پچیس سال جو ہماری تربیت نہیں ہوئی جو ہمارے میں سیاسی شعور نہیں آیا جو ہمیں لوگوں نے convince نہیں کیا اسی وجہ سے آج سیکورٹی کے مسائل آ رہے ہیں دوسری بات یہ 31 مارچ 1984 میں مارشل لاء آرڈر نمبر 1371 کے تحت یہ سٹوڈنٹ یونینز پر پاکستان کے مختلف زونز پر یہ لگا دیا گیا ۔اگر دیکھا جائے اور ٹیکنیکل پوائنٹ سے اور نزدیک سے اس چیز کو جانچا جائے کہ ان لوگوں نے مختلف زونز پر مختلف طریقوں سے سٹوڈنٹ یونین پر پابندی عائد کی ۔ سب سے پہلے انہوں نے زون اے پر پنجاب پر نو فروری کو عائد کی ۔ اس کے بعد جب ان کو پتہ چلا کہ violence سندھ سے بھی آ رہی ہے جو زون بھی ہے تو انہوں نے مارشل لاء آرڈر نمبر 227 کے تحت وہاں پر بھی لگا دیا یعنی کہ جو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق صاحب تھے وہاں پر ان کو جو جو خلفشار نظر آئی کہ کہاں کہاں سے مجھے hit کیا جا رہا ہے ایک

سٹوڈنٹ کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے میری پاور کو کمزور کیا جا رہا ہے تو انہوں نے وہاں پر پابندیاں لگائی ۔۔ دوسری بات جو وائس چانسلر یہ وجہ پیش کرتے ہیں کہ security risk بہت زیادہ ہے ملک میں تو ہم لوگ کچھ اس طرح نہیں کر سکتے ۔ اگر ہم قربانیاں نہیں دیں گے ہم اپنی کوشش نہیں کریں گے خون نہیں بہائیں گے تو جناب والا ! یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس ملک میں تبدیلی لے کر آئیں ۔ اور دوسری بات پچیس سال ہماری تربیت نہیں ہوئی جس کی وجہ سے آج ہم اغیار کے ہاتھوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ ایک یہ پوائنٹ کہنا چاہتا ہوں اور تھوڑی سی achievement ذرا سٹوڈنٹ یونین کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں تمام ایوان کو اور کچھ اور بات ہے کہ سٹوڈنٹ یونین جو سب سے پہلے achievements میں جو میری نظر میں آئی میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ کہ سب سے پہلے draconian West Pakistan University Ordinance اس کے خلاف موومنٹ چلے سٹوڈنٹ یونین کی 1962ء میں جنرل ایوب خان کے دور میں جو بھی ایک ڈکٹیٹر تھے اور یہ متاثر ہوتے ہی اس سے ڈکٹیٹر ہیں کیونکہ یہاں پر ہم میں ایک سیاسی شعور ہے اور ہم ایک سولینز ہیں اور ان کے خلاف بولتے ہیں اور ان کو برداشت نہیں کرتے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو سٹوڈنٹ موومنٹ چلی تاشقند ڈکلیرشن پر 1966ء میں وہ بھی جنرل ایوب خان کے دور میں اور اسی سے جنرل ایوب خان کا جو حکومت سے جانا ہے وہ بھی ایک سٹوڈنٹ موومنٹ تھی اس کے خلاف وہ ابھر آئے سڑکوں پر آئے اور ان کو بھیج دیا گیا ۔ دوسری بات اب آتے ہیں ہمارے پرائم منسٹر ذوالفقار علی بھٹو صاحب جب وہ شملہ معاہدے کے لیے prisoners of war کے بارے میں جب وہ جا رہے تھے تو انہوں نے پورے ملک سے ایک consultation لی سٹوڈنٹ سے کہ آیا کیا کیا جائے یعنی کہ اتنی

اہمیت دی گئی اور اس دور میں بھی ہمارا ملک ترقی کر رہاتھا اور ہم نے ایک ایٹمی پلانٹ لگایا جو کہ ایک بہت بڑا achievement ہے۔ اس کو میں show کرنا چاہتا ہوں ۔ اور انہوں نے یہ ایکٹ بھی اسی وقت پاس کیا ذوالفقار علی بھٹو نے Student Union as a part of university governance. ان کے مطلب یعنی یونیورسٹی کے جو Syndicate ہیں ان میں ایک دیا جائے دوسری میں ان لوگوں کے بارے میں جو آج کل ہمارے پارلیمنٹ میں rule کر رہے ہیں جو آج کل ہمیں کافی میڈیا کے ذریعے اور دوسری جگہوں میں ہماری عوامی اصلاحات میں نظر آتے ہیں ان لوگوں کا سٹوڈنٹ یونین سے تعلق ذرا جتانا چاہتا ہوں جاوید ہاشمی صاحب President of Punjab University 1972ء میں تھے وہ بھی آج اگر سیاست کا جو بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ کس سے ہے جاوید ہاشمی صاحب جس طرح آج یوتھ پارلیمنٹ ہمیں سکھا رہی ہے حالانکہ سٹوڈنٹ یونین تو نہیں مگر ہمارے سب اس میں طلبہ ہی ہیں ۔ آج یہ یوتھ پارلیمنٹ ہمیں سکھا رہی ہے۔

3a06

جاری